جناب معین احسن جذبی

غزل

چمن میں تھے تو چمن ہی کی داستاں سنتے
کوئی نوا، کوئی نغمہ، کوئی فغاں سنتے

قدم نہ چھوڑتے راہوں کو تا بہ منزلِ شوق
ہماری بات جو یہ اہلِ کارواں سنتے

ہمارے درد کا طوفاں کہاں کہاں نہ اٹھا
یہ شور آپ جہاں چاہتے وہاں سنتے

اک عمر اپنی بھی گذری ہے اے چمن والو
گلوں کے کنج میں اندیشۂ خزاں سنتے

کسی کا رنج، کسی کا الم، کسی کا ملال
اب اور کیا تھا جو ہم زیرِ آسماں سنتے

کچھ اس میں اپنا بھی سوزِ بیاں تھا اے جذبی
وگرنہ لوگ کب افسانۂ جہاں سنتے